مسلمان کس طرح

(پھر)

برسرِ اقتدار ہو سکتے ہیں

مسلمان نوجوانوں کے فرائض

(از)

جناب محمد امین صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

(ناشر)

صدر انجمن اسلامیہ حیدرآباد دکن

۱۰۰۰/

مسلمان کس طرح پھر برسر اقتدار ہو سکتے ہیں

مسلمان نوجوانوں کے فرائض

(از جناب محمد امین صاحب نو مسلم بیرسٹرایٹ لا لاہور)

محمد امین صاحب بیارسٹرایٹ لا لاہور کا لکھا ہوا یہ مضمون جب میری نظر سے گزرا تو مجھے خیال آیا کہ اس کو یہاں طبع کرا کے مسلمانوں میں پھیلانا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کیونکہ جن امور کا اس میں ذکر کیا گیا ہے اُن میں سے اکثروں کو مسلمان بھول رہے ہیں یہ مضمون مختصر جامع اور عام فہم ہے اور پڑھنے والوں کے دلوں

انشاءاللہ ضرور کچھ نہ کچھ اثر کرے گا۔ اس امید سے اسکو پیش کرتا ہوں۔"

نظامت جنگ

۲۹ ۔ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ م ۱۰۔ شہریور ۱۳۴۵ ف

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالو تمہیں معلوم ہو گا کہ اسلام کا پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں پہنچا جبکہ عرب نہایت بری حالت میں تھے۔ تہذیب و تمدن کا تو ان پر سایہ بھی نہ پڑا تھا۔ درندوں کی طرح آپس میں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہا کرتے تھے۔ ایسی حالت میں قرآنِ پاک نے ان کو یہ پیغام دیا کہ اگر تم اس کتاب پر ایمان لاؤ اور جو کچھ احکام اس میں بیان کئے گئے ہیں ان پر عمل کرو تو تم دنیا پر غالب آجاؤ گے۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ عربوں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ اور نہایت قلیل عرصہ میں سنگاپور سے لیکر ہسپانیہ تک دنیا کے حکمران، رہنما اور استاد بن گئے۔ اور ساری دنیا میں ان کے قوانین کا سکہ رواں ہو گیا۔ انکی زبان دنیا کی ترجمان بن گئی اور تقریباً گیارہ سو سال تک وہ دنیا کے سرتاج بنے رہے۔

مگر آخر ایک ایسا وقت آگیا کہ ان کا تنزل شروع ہوا کارہائے نمایاں کے ایک لمبے دن کے بعد سستی اور غفلت کی رات نے اُن کو گھیر لیا۔ تاہم جو کچھ ہم پر

پچھلے دو سو سال میں گزرا ہے۔ اس پر میں اب آہیں بھرنیکی ضرورت نہیں
بہتر ہے کہ مستقبل کی طرف نظر امید سے دیکھا جائے اور دو صدی کے ادبار و
تنزل کو فراموش کر دیا جائے جو دودھ خراب ہو گیا اب اس پر رونے سے کیا
فائدہ؟ مثل مشہور ہے کہ جو گہری نیند سوتے ہیں وہ دیر تک بیدار رہتے ہیں
آؤ اب ہم جاگیں اور اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو پھر حاصل کرنیکی کوشش کریں
غیر مسلموں میں (اور بد قسمتی سے بعض مسلمانوں میں بھی) یہ غلط خیال پھیلا ہوا
ہے کہ "اسلام ترقی کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ لہذا اسلام کو موجودہ زمانہ
کے حالات کے مطابق بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان ترقی کر سکیں" مگر ان
لوگوں کا یہ خیال خلاف واقعہ ہے وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک اور تاریخ اسلام کا
تدبر کے ساتھ مطالعہ کیا ہے خوب جانتے ہیں کہ ماضی میں ہماری شاندار کامیابی
اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے کا نتیجہ تھی اور ہماری موجودہ بدحالی اسلام کے اصولوں
سے پھر جانے کا خمیازہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانۂ حال کے قابل فخر فرزندان اور
دختران اسلام مثلاً حضرت جمال الدینؒ افغانی اور ان کے شاگرد جناب محمد عبدہؒ
مفتی عالم جان صاحب روسی۔ سر سید احمد خاں حلیم پاشا ترکی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ
مسٹر مارمے ڈیوک پکتھال مرحوم نو مسلم انگریز۔ محترمہ خالدہ ادیبہ خانم و محترمہ مہربانو
موسٰی و سرام وغیرہ سب کی یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو پھر اسلام کی سچی تعلیم کیطرف لائیں
ہمارے ملاؤں اور جھوٹے صوفیوں نے اسلام کی خوبصورت شکل کو ایسا بگاڑ دیا ہے

اس کو پہچاننا مشکل ہو گیا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے دلوں کو تسخیر کرنے کے اس سے دلوں کو کراہت ہونے لگی۔ اور بجائے صحت بخشنے کے اس سے دو تین بیماریاں اور موت کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ ایسے نازک وقت میں مندرجہ بالا بزرگ ہستیاں اسلامی ممالک میں نمودار ہوئیں اور انہوں نے پکار پکار کر مسلمانوں کو قرآن پاک کی تعلیم اور سنت نبوی کی دعوت دی جس سے قوم میں پھر زندگی کے آثار نظر آنے لگے۔ اسمیں شک نہیں کہ جاہل مسلمانوں کی طرف سے ان مقدس ہستیوں کی مخالفت ہوئی جس سے ہماری ترقی کی رفتار مدہم رہی مگر آخر کار ان کی قربانیاں رنگ لا رہی ہیں اور جو کام ان نیک روحوں نے شروع کیا تھا اب کروڑوں مسلمان اسکو تکمیل تک پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔

جو پیغام میں نوجوانان اسلام کو دینا چاہتا ہوں اس کا لب لباب مفصلہ ذیل ہے

اخوت اسلام

سب سے اول اخوت اسلام ہے۔ قرآن کریم کے ان لفظوں کو یاد رکھو۔ کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ "ہر مسلمان خواہ اس کا ملک یا قومیت یا رنگ یا فرقہ کوئی بھی ہو ہمارا بھائی ہے۔ اسلام ایک عالمگیر برادری ہے۔ انجمن اقوام (لیگ آف نیشنز) کے اندازہ کے مطابق اسوقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ۰۰ کروڑ ہے۔ گویا تعداد کے لحاظ سے ہم دنیا کی سب سے بڑی برادری ہیں پس اگر ہم قومیت، رنگ اور فرقہ بازی کے خیال سے بالا تر ہو کر آپس میں اتحاد کر لیں۔ تو دنیا کی تمام طاقتیں ہمارے سامنے جھک جائینگی اور ہم اپنے اس اتحاد کو تمام بنی نوع انسان اور خاص کر تمام اسلامی دنیا کے فائدہ کے لئے استعمال کر سکیں گے"۔

بعض لوگ بین اسلام (اخوت اسلام) کے نام سے اس لئے گھبراجاتے ہیں کہ شاید اس سے انڈین نیشنل کانگریس یا یورپ کی سلطنتیں ناراض ہو جائیں ہمیں اس خوف کو دلوں سے دور کردینا چاہیے۔ اسلام دنیا میں اسلئے آیا ہے کہ قومیت کے تعصب کو دور کرکے بین الاقوامی برادری کی صفت کو پیدا کرے۔ یورپ کی قومیت پرستی ایک بہت بڑی جنگ کی بنیادیں رکھ رہی ہے جس سے یورپ کے بعض مدبروں کے قول کے مطابق یورپ کی تہذیب غارت ہو جائیگی پس ہمیں انکی غلطی سے سبق حاصل کرنا چاہئے قرآن کریم میں اللہ پاک فرماتے ہیں کہ ہم نے تمھیں مختلف قبائل اور رنگت کی پیدائش اس لئے بخشی ہے کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔ ورنہ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اپنے فرائض کا ادا کرنیوالا ہو۔ "اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ"

تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہئے۔ اگر دنیا بھر میں کسی ایک مسلمان کو دکھ پہنچے تو باقی ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو اسکی امداد پہ کمربستہ ہو جانا چاہئے اور ہر طرح سے اس کی تکلیف میں کام آنا چاہئے۔ اس سے ہر مسلمان کی عزت بڑھ جائیگی اور غیر مسلم اقوام کسی مسلمان کو چھیڑنے سے حتی الوسع پرہیز کیا کرینگی۔ ہمارے نوجوان مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ اسلامی ممالک کا سفر کریں اور تمام مسلمانوں میں جو سطح زمین پر پھیلے ہوئے ہیں رشتہ اتحاد قائم کریں ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی کرنے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا چاہئے ہمیں تمام دنیا کے مسلمانوں میں "ایک کنبہ" کی سپرٹ پیدا کردینی چاہئے تاکہ ہم تمام اقوام عالم کے لئے اتحاد و اتفاق کا نمونہ بن سکیں۔

۸۸۳

جدوجہد کی زندگی

دوسرے ہمیں اپنی موجودہ غیر اسلامی سستی و کاہلی چھوڑ دینی چاہئے جو کہ ہم نے بعض دوسری اقوام سے سیکھی ہے جیسا کہ ڈاکٹر اقبال صاحب فرماتے ہیں پچھلے چند سو سالوں کی جھوٹی نقیری نے مسلمانوں کے دماغ کے صحیح توازن کو بگاڑ دیا ہے اور اس کے بدلے خیالی پلاؤ پکانے کی عادت اُن میں پیدا کر دی ہے۔ بہت سے ہونہار نوجوان اس رَو میں بہ گئے ہیں اور انکی جگہ صرف درمیانی قابلیت کے لوگ خدمت قوم کیلئے رہ گئے۔ موجودہ اسلام اس تلخ تجربہ کو دُہرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

جدوجہد قانون زندگی ہے۔ قرآن پاک نے اس جدوجہد کو جہاد کے نام سے پکارا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ وہ لوگ جو ترقی کیلئے جدوجہد کرتے ہیں اُن پر فضیلت رکھتے ہیں جو بیٹھے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًاؕ

ڈارون صاحب کا قول ہے کہ زندگی کی جدوجہد میں قابل ترین قومیں بچ نکلتی ہیں اور یہ جدوجہد ہمیشہ جاری رہتی ہے جو نالائق ہوتے ہیں وہ تباہ ہو جاتے ہیں اس دنیا میں نالائق قوموں کیلئے جگہ نہیں۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ قابل ترین وہ ہیں جو اِن احکام کو بجا لاتے ہیں جن کا قرآن میں ذکر ہے۔ کیونکہ اسلام دین فطرت ہے اور قدرت کے عالمگیر قوانین پر مبنی ہے۔ ہم قدرت سے رہ نہیں سکتے۔ نہ ہم ایک جگہ پر قائم رہ سکتے ہیں۔ قانون قدرت کے مطابق یا تو ہم آگے بڑھیں گے یا پیچھے دھکیل دیے جائیں گے۔ ایک جگہ کوئی ہمیشہ کھڑا نہیں رہ سکتا جیسا کہ

ایک دفعہ مسٹر لائڈ جارج نے فرمایا تھا "وقت غیر جانبدار ہرگز نہیں ہے یہ دانشمند کام کرنے والوں کا دوست اور نکھٹو اور بے عقلوں کا دشمن ہے"۔ سائنس کا یہ اصول کہ قابل ترین ہی زندگی کی جدوجہد میں بچ نکلتے ہیں۔ قرآن میں موجود ہے یہ مقدس کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ دنیا میں چلو پھرو اور دیکھو۔ ان قوموں کا کیا حال ہوا جو تم سے پہلے یہاں رہتی تھیں جنہوں نے اللہ کے قوانین کی نافرمانی کی وہ تباہ ہو گئیں پس ہمیں زندگی کی جدوجہد میں حصہ لینا چاہیے اور اپنے تئیں قابل ترین بنانا چاہیے اس مضمون پر جو لوگ زیادہ وضاحت کے خواہاں ہوں وہ مرحوم نومسلم انگریز مسٹر محمد مارمے ڈیوک پکتھال کی کتاب کلچرل سائڈ آف اسلام کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں آپ کی توجہ اسلام کی عزت اور خودداری کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہماری اپنی سستی، نااتفاقی، آپس کے جھگڑوں، جہالت اور کمزوری کی وجہ سے ہماری عزت اور خودداری خاک میں مل گئی ہے۔ تقریباً اٹھارہویں صدی عیسوی تک مسلمانوں کی عزت کا سکہ اقوام دنیا کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا مشرق اور مغرب میں غیر مسلم قومیں مسلمانوں کا ذکر ادب و احترام سے کیا کرتی تھیں۔ مگر بعد ازآں یہ جذبات حقارت میں تبدیل ہو گئے۔ اور مسلمانوں کی یکے بعد دیگرے ناکامیوں اور شکستوں سے آخر وہ خود اپنے تئیں ذلیل سمجھنے لگے۔ اللہ کا شکر ہے کہ کمال اتاترک اور رضا شاہ پہلوی کے کارہائے نمایاں سے پھر زندگی کا رخ پلٹ گیا ہے اور مسلمان پھر اپنے اندر خودداری پیدا کر رہے ہیں۔

قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق مسلمان دنیا کے بہترین انسان ہیں پس مسلمانوں کو

چاہیئے کہ دوسروں کی نسبت اپنی عزت زیادہ کیا کریں اپنے اندر خودداری پیدا کرنے کیلئے ہمیں چاہیئے کہ اپنے قابل احترام بزرگوں کے سوانح حیات پڑھیں اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ ہمارے بزرگوں کے کارہائے نمایاں اور ان کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق تاریخ عالم میں لاثانی ہیں ہمیں چاہیئے کہ مسلم مرد عورتوں اور بچوں کو اسلام کی عالی شان تاریخ سے واقف کریں۔ ہمارے شاندار ماضی کی یاد ہمارے دلوں میں مستقبل کے لئے حوصلہ پیدا کرے گی تاکہ ہم نیک عمل کر کے اپنے اسلاف کے جائز وارث بن سکیں۔

قصہ ہے کہ ایک شیر جنگل میں پیدا ہوا اور اسکی پیدائش کے وقت اسکی ماں مرگئی۔ بکریوں نے اسکو پالا۔ چنانچہ وہ بھی اپنے آپ کو بکرا سمجھنے لگا۔ ایک دن ایک جنگل کے شیر نے اسکو بکریوں کے ساتھ چرتے دیکھ کر بات کرنی چاہی مگر وہ میں میں کرتا بھاگا۔ جنگل کا شیر اس کو پکڑ کر ایک چشمہ پر لے گیا۔ اور کہا کہ دیکھو ہم دونوں کا چہرہ ایک جیسا ہے یا نہیں۔ جب بکریوں والے شیر نے دونوں کے چہرے چشمے کے پانی میں دیکھے۔ تو اسکی بزدلی اسی وقت سے جاتی رہی۔ اور وہ شیروں کی طرح دھاڑنے لگا۔ جس سے تمام جنگل گونج اٹھا ہم بھی جب اپنے بزرگوں کے عالیشان حالات سے واقف ہو جائیں گے ہمارے اندر بھی ترقی کی خواہش عود کر آئیگی اور ہماری روحوں میں اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کی طاقت پیدا کر دیگی۔ اور اللہ کے فضل سے ہم ویسے ہی برکت والے مسلمان بن جائیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن میں حکم دیتا ہے:۔